- سرسید احمد خان
- پیر بایزید روشن

افکار و اخبار

(قارئین کے خیالات سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں)

سرسید احمد خان کی تصویر کا دوسرا رخ عرصہ سے تمنا دل میں کروٹیں لیتی رہی کہ سرسید احمد خان کی تصویر کا دوسرا رخ بھی سامنے آجائے تاکہ اس کے بارے میں جس بے جا غلو سے کام لیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے انہیں "قومی ہیرو" اور "مسلمانوں کا نجات دہندہ" جیسے القاب سے نوازا جاتا ہے۔ حالاں کہ "قومی ہیرو" اور "مسلمانوں کا نجات دہندہ" کا تاج اس کے سر پر کسی بھی صورت فٹ نہیں ہوتا۔ تاریخ کے جھروکوں سے جھانکنا چاہیے کہ اس کا ردعمل ایسٹ انڈیا کمپنی اور انگریز بہادر کے بارے میں کیا تھا؟

بانی دارالعلوم دیوبند حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کو جب اس کے افکار باطلہ اور خیالات فاسدہ کا علم ہوا۔ تو اپنے ہم سبق ہونے کے ناطے (کیونکہ یہ دونوں مولانا مملوک علی صاحبؒ کے تلامذہ میں تھے) انہوں نے آپ کو مکتوب میں لکھا کہ میں آپ کے پاس آپ کی تصحیح عقائد کی خاطر حاضر ہو رہا ہوں تو سرسید نے نہایت شان خسروانہ اور انداز بے نیازی سے حجۃ الاسلام کو غالب کا یہ شعر لکھا ؎

حضرت ناصح جو آویں دیدہ و دل فرش راہ
کوئی مجھ کو یہ تو سمجھاوے کہ سمجھاویں گے کیا؟

بانی دارالعلوم نے جواب الجواب میں اپنی خداداد استعداد علمی کے بدولت اور جواب ترکی بہ ترکی کے مصداق غالب کے اسی ہی غزل سے ان کو یہ شعر لکھا ؎

بے نیازی حد سے گزری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائیں گے کیا؟

اکثر سادہ لوح عوام بلکہ بعض خواص بھی اس زعم میں مبتلا ہیں کہ چونکہ اس کی داڑھی نہایت لمبی اور گھنی تھی اس وجہ سے یہ نہایت پاک طینت اور عظیم مسلمان ہیرو کہلانے کے مستحق ہیں۔ علماء نے ویسے ہی ان کے خلاف طوفان بدتمیزی بپا کر رکھا ہے۔ سو اس بارے میں مولانا سید عبدالحی الحسنی (والد بزرگوار مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی) اپنی شہرۂ آفاق تصنیف نزہۃ الخواطر و بہجۃ المسامع و النواظر (عربی) جلد ۸ ص ۲۵ پر رقم طراز ہیں:۔

وَكَانَ فِي نَحْرِهِ غُدَّةٌ تغطيها لحيتهُ الكبيرة

اور سرسید کے گلے میں (داڑھی کے نیچے معیوب) گلٹی تھی جس کو وہ اپنی لمبی داڑھی سے چھپائے ہوئے تھے یہاں یہ حقیقت حال بھی واضح ہونی چاہیے کہ علماء کرام نے اس کی مخالفت جدید تعلیم اور انگریزی کے فروغ کی وجہ سے

نہیں عجب کہ علماء کو خود نئے حالات اور تقاضوں کا احساس تھا بلکہ سر سید کے عقائد باطلہ اور تفسیر میں خرافات بیان کرنے پر علماء ان سے ناراض ہوئے تھے۔

الحق میں ڈاکٹر ابو سلمان صاحب شاہجہانپوری نے اپنے مبسوط مقالہ "سر سید احمد خان افکار اور کردار کا ایک بے لاگ جائزہ" میں تصویر کے دوسرے رخ کی نقاب کشائی کر کے جرأت رندانہ کا مظاہرہ کیا ہے۔

حافظ محمد ابراہیم فانی

پیر بایزید روشن اور مرڑی | شاید اس بات کو دو برس ہو گئے ہیں کہ "غازی" نے اس عنوان پر ایک مختصر سا مضمون حضرت مولانا مدرار اللہ مردان کے ایک مضمون کے جواب میں الحق کو بھیجا تھا جسے اشاعت کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ اور غازی اس خیال سے خاموش ہو گئے کہ شاید اس کا مضمون مولانا سمیع الحق صاحب کے "مزاج اسلامی" پر گراں گذرا ہے اس لئے اشاعت کا شرف حاصل نہیں کر سکا۔ لیکن اب الحق ستمبر ۸۲ ۱۹ء میں صفحہ ۵ پر ڈاکٹر عبدالرشید صاحب پی ایچ ڈی جامعہ کراچی کا مضمون بعنوان "تحریک روشنیہ اور قیام پاکستان" پڑھ کر محسوس ہوا کہ مولانا سمیع الحق صاحب کے "مزاج اسلامی" میں "اسلامی فراخ دلی کی روشنی" پیدا ہو گئی ہے۔ اور سمجھ گئے ہیں کہ "پیر بایزید روشن" "پیر تاریک" نہیں بلکہ پیر روشن ضمیر اور ایسے مجاہد کہ اس نے اور اس کے مجاہدوں نے مغل سامراجی فوجوں کے تلوار کے ذریعے چھکے چھڑا دئے تھے۔"

محترم جناب ڈاکٹر عبدالرشید نے "تعارف" کے ضمنی سرخی کے تحت لکھا ہے کہ:۔

"بایزید روشن جو تحریک روشنائی کے بانی تھے ان کا سلسلہ نسب اکیسویں واسطہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے" —— اور کہ "بایزید جالندھر (ہندوستان) میں پیدا ہوئے تھے لیکن آپ کے والد نے پیدائش کے بعد جنوبی وزیرستان کو ہجرت کی تھی۔"

اس سلسلہ میں "غازی" یوں "گستاخی" کے مرتکب ہوتے ہیں کہ بایزید روشن" اور مُڑ" تھے اور یہ قبیلہ "کرلانی" افغانوں میں سے ایک ہے جو پہلے "آتش پرست" تھا لیکن جب "آفتاب اسلام" طلوع ہوا اور جب یہ "نور اسلام" سے منور و ضیا بار ہوا "اور (آگ) مُڑ ہوا۔" "اور" اور "مڑ" دونوں لفظ "پشتو" کے ہیں۔ لودھی افغان حکمرانوں کے زمانے میں یہ "اورمڑی" جالندھر میں سلسلہ کاروبار "کانیگرم" جنوبی وزیرستان سے آئے تھے۔ جالندھر کے قریب اب بھی ان کا یادگار قصبہ "اورمڑ ٹانڈہ" آباد و موجود ہے۔ بایزید روشن اور ان کے والد بزرگوار نے جالندھر سے جنوبی وزیرستان کو ہجرت نہیں کی تھی۔ بلکہ جالندھر سے اپنے وطن "کانیگرم" وزیرستان کو مراجعت فرمائی تھی۔ مجاہد پیر بایزید روشن "افغان اورمڑ تھے اور مشہور صحابی ابو ایوب انصاری کے نسب سے ان کا دور اور نزدیک